تاریخ جموں و کشمیر

عبدالوہاب خان

تقریباً 3000 ق م مہاراجہ اجودھیا کے ظلم سے تنگ آکر اسکے بھائی اگنی گر نے کوہستان پھر کٹھوعہ میں الگ ریاست بنائی۔

اسکے ساتویں پشت میں باہولوچن حکمران ہوا۔

اسکے بھائی "جامبولوچن" نے جامبو شہر آباد کیا جو بعد میں جموں کہلایا۔

جامبو کے پوتے دیاکرن نے کشمیر پر قبضہ کر کے 55 سال حکومت کی۔

پھر 1000 سال تک کشمیر اور جموں الگ ریاستیں رہیں۔

اسکے بعد پھر 55 سال تک دونوں ایک ریاست بن گئے۔

سیلاب سے دریائے ستلج تا چناب جھیل بن گئی۔

راجہ جام پرکاش نے کشمیر سے پنجاب و سندھ تک وسیع حکومت بنائی۔

975ء ناصر الدین سبکتگین شاہ غزنی نے پنجاب پر حملہ کیا لیکن اسے صلح کرنی پڑی۔

1000ء شاہ غزنی سلطان محمود ولد سبکتگین نے تسخیر ہند کی راہ ہموار کی۔

1094ء ملک خسرو شاہ غزنی نے ہندوستان پر قبضہ کیا۔

1120-60ء راجہ گلگت شمشیر کے دور میں اہل گلگت بدھ مت سے اسلام میں داخل ہوئے۔

اس نے پونیال' یاسین اور چترال کو بھی فتح کر کے اسلام میں داخل کرایا۔

1181ء سلطان شہاب الدین غوری نے رائے پتھورا پر حملہ کیا۔

1398ء گورگان امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔

بغاردو اور کچورا کے درمیان دریائے سندھ پر پہاڑی تودہ ٹوٹ پڑا جس سے سکردو تا کرگل جھیل بن گئی۔

1420-50ء بلتستان میں آغاز اسلام' شاہ اعظم راجہ ہلدے وسلنگ خپلو کا پہلا مسلمان راجہ تھا۔

1434-64ء کشمیر میں اسلام کی اشاعت شروع ہوئی جسے امیر کبیر سید علی ھمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے ترقی دی۔

1450-70ء دریائے شیوق میں سیلاب سے چھے تھنگ شہر دریابرد ہوا۔ باقی ماندہ رقبہ سلنگ اور غور سے کو پیگو سلیم الدے راجہ تھور سے کھرنے آباد کیا۔ اس وقت خپلو جنگل تھا۔

1490-1515ء بوخا نے سکردو پر حکومت کی۔

1525ء ظہیر الدین محمد بابر نے دریائے سندھ عبور کر کے ہندوستان کو فتح کیا۔

1532-55ء سیوانگ نمگیل راجہ لداخ نے سڑک بلتستان براہ ہنولا اور سڑک زانسکار براہ ہنوپٹہ تعمیر کرائے۔
اسکے بعد علی شیر خان انچن راجہ سکردو نے لداخ پر قبضہ کیا اور سلطنت دہلی سے تعلقات استوار کئے۔

1586ء اکبر بادشاہ دہلی نے کشمیر کو فتح کر کے سلطنت دہلی میں شامل کر دیا۔

1588ء اکبر بادشاہ پہلی بار کشمیر سیر کیلئے آیا(997ہجری)

1606ء سکھوں کے گورو ہرگوبند نے بادشاہت اپنائی اور ظلم وستم کرنے لگا تو عالمگیر اور نگزیب نے اسکو مسخر کر لیا۔

1652ء محمد مظفر ولد صفدر خان اموی نے قصبہ مظفر آباد اپنے نام سے آباد کیا اور اپنی حکومت قائم کی۔

1664-67ء اورنگ زیب عالمگیر کے حکم پر دے الدن نمگیل نے اسلام کی حمایت کی اور تبت میں مسجد تعمیر کرائی۔

1666-95 لہاسہ نے لداخ پر حملہ کیا۔ دے لیک نمگیل نے ابراہیم خان صوبہ دار کشمیر کی مدد سے انہیں پسپا کیا۔

1712ء حاکم مظفر آباد سلطان محمد مظفر نے کرناہ، دراوہ اور علاقہ پہاڑ پر قبضہ کر لیا۔
اسکے بعد کشمیر نے مظفر آباد پر حملہ کیا۔ لیکن دہلی میں بغاوت پھیلنے سے جہاندار شاہ بھاگا اور فرخ سیر نے دہلی کی حکومت سنبھالی تو کشمیر کا حملہ رک گیا۔

1715-65 کشمیر سے سید ابو سعید اور عارف نے آکر بلتستان میں نور بخشیہ مذہب پھیلایا۔

1725ء کے بعد علی محمد خان نائب صوبہ دار کشمیر نے بموں فتح کیا اور سلطان ہیبت خان ولد محمد مظفر نے ان سے صلح کر لی۔

1731ء محمد شاہ کے دور میں دہلی کی بدامنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہیبت خان نے کامراج کو فتح کیا اور شاہی فوج کو ان سے صلح کرنی پڑی۔

1736ء سلطان ہیبت خان نے کشمیر پر ناکام حملہ کیا۔

1738ء نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور حکومت سنبھال لی۔

1740ء خلعت اللہ خان نے مظفر آباد کی مدد سے کشمیر پر حملے کئے اور کامراج میں لوٹ مچایا۔

1747ء نادر شاہ کی ہلاکت پر احمد شاہ ابدالی نے سلطنت سنبھال کر کشمیر پر حملہ کیا۔

1748ء عصمت اللہ خان نے کشمیر پر ناکام حملہ کیا۔
محمد شاہ کے قتل کے بعد احمد شاہ حکمران بنا اور کشمیر میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔

1752ء سلطان دھلی نے قلی خان کو ناظم کشمیر بنایا اور خواجہ ظہیر امور سلطنت کا ذمہ دار بن گیا۔
لڑائی کے بعد ابوالقاسم ولد ابوالبرکات نے حکومت سنبھالی۔

1753ء احمد شاہ ابدالی نے کشمیر پر حملہ کر کے ابوالقاسم کو گرفتار کیا۔
ایشک اقاصی کشمیر پر مسلط ہونے سے حکومت کشمیر شاہان چغتائی سے نکل کر افاغنہ کے ہاتھ آئی۔

1762ء احمد شاہ ابدالی نے حملہ کر کے ناظم کشمیر سکھ جیون کو سزا دی اور مہاراجہ رنجیت دیو کو مطیع کیا۔
پھر سکھوں نے فسادات شروع کیے۔

1763ء باہمی اختلاف پر کیلاس نے میر مقیم کو قتل کرادیا۔

1765ء لعل خان خٹک نے بغاوت کر کے نظامت کشمیر اپنے ہاتھ میں لیا۔
بادشاہ دھلی نے خورم خان کو ناظم کشمیر بنا کر بھیجا۔ اسکے بارہ مولا پہنچنے پر لعل خان سری نگر سے بھاگ کر قلعہ بند ہو گیا۔ خورم خان نے کیلاس کو حکومت سونپ دی۔
میر فقیر اللہ نے سری نگر پر قبضہ کیا اور صوبہ کشمیر کی حکومت سنبھالی۔

1772ء امیر خان جواں شیر صوبہ دار کشمیر کے دور میں شورش اٹھی تو علی اکبر خان کو صوبہ دار کشمیر مقرر کیا گیا۔ لیکن محمود خان نے اسے مظفر آباد سے کابل واپس جانے پر مجبور کر دیا۔
پھر بادشاہ نے حاجی کریم داد کو امیر خان پر حملہ کیلئے بھیجا۔ محمود خان اسے روک نہ سکا' صوبہ دار کشمیر کریم داد خان نے امیر خان کو گرفتار کر کے کابل بھیجا۔

1776ء کریم داد خان نے محمود خان کے خلاف فوج کشی کی۔ اس لشکر کو فتح خان راجہ دوپٹہ نے دھوکے سے نہتا کر دیا اور حملہ کر کے فوج کشمیر کو پسپا کیا۔

1779ء حاجی کریم داد خان نے سکردو کو فتح کر کے تیمور شاہ سے شجاع الملک کا خطاب حاصل کیا۔

1781ء حاجی کریم داد نے محمود خان والی مظفر آباد پر فتح حاصل کی۔

1783ء آزاد خان صوبہ دار کشمیر نے کشمیریوں کو بیگار پکڑ کر راجگان سے لڑنے کی ناکام کوشش کی۔

1784ء محمود خان نے ناظم کشمیر سے معافی حاصل کی۔
اس کی وفات کے بعد اسکے بیٹوں نے مظفر آباد کی جاگیر آپس میں بانٹ کر شان ریاست ختم کر دی۔

1785ء اعظم خان راجہ شگر نے اپنے سالے سلطان مراد راجہ سکردو کو دریابرد کر کے سکردو پر تسلط حاصل کیا۔
اعظم خان کی رانی نے اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لئے شگر میں بغاوت پھیلائی جس میں راجہ اعظم خان قتل ہوا اور مراد کا بیٹا سکردو میں حکومت کرنے لگا۔

1799ء عبداللہ خان نے کامراج پر حملہ کیا اور مظفر آباد کی طرف کچھ علاقہ بمبہ کو دے کر شورش سے نجات پائی۔

1800-40 احمد شاہ راجہ سکردو نے صوبہ دار کشمیر کی مدد سے خپلو کو فتح کیا۔

1811ء فتح خان نے نظامت کشمیر کی امداد کر کے ہنگامہ ختم کرایا۔

1815ء مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر پر حملہ کیا۔ محمد عظیم خان صوبہ دار کشمیر نے اسے شکست دی۔

1820ء رنجیت نے کشمیر پر قبضہ کیا' جبار خان صوبہ دار کشمیر کے زخمی ہونے پر افاغنہ بھاگے اور سکھوں نے فتح پائی۔
پھر رنجیت سنگھ نے حکومت جموں بطور اجارہ گلاب سنگھ کو دی۔

1821ء کھکھا' بھلی اور دھنتور کے بعد پونچھ اور راجوری بھی دربار لاہور کے قبضے میں آئے۔
گلاب سنگھ نے کشتوار پر قبضہ جمایا اور گڑھی سمیر تا کو بھی فتح کیا۔

1827ء زبردست خان والی مظفر آباد کے دور میں کشمیر میں زلزلے سے ہزاروں جانیں تلف ہوئیں پھر ہیضہ کی وبا پھیلی۔
زبردست خان نے کشمیری قبائل کے اتحاد سے سکھوں کو سخت نقصان پہنچایا مگر دوران جنگ کشمیریوں میں پھوٹ پڑنے سے وہ صلح پر مجبور ہوا۔

1833-35ء گلاب سنگھ نے وزیر زور آور سنگھ کے ذریعے کرگل 'لداخ' زانسکار اور پاڈر فتح کیے۔
احمد شاہ راجہ سکردو نے کھرمنگ پر قبضہ کیا۔
راجہ کھرمنگ علی شیر خان لداخ بھاگا اور حکومت جموں سے تعلقات بڑھائے۔

1839-40ء وزیر زور آور سنگھ نے لداخ کا جموں کے ساتھ الحاق کرادیا۔

1840ء رنجیت سنگھ کے مرنے پر مہاراجہ کھڑک سنگھ حاکم بنا اور اس کے دور میں بدنظمی شروع ہوئی۔
زور آور کی ڈوگرہ فوج نے سکردو اور روند کو فتح کیا۔

1841ء ڈوگرہ فوج نے زور آور سنگھ کی قیادت میں تبت اصلی (لہاسہ) اور پورانگ فتح کیے۔
زور آور پورانگ فتح کر کے سردیوں میں لہاسہ روانہ ہوا۔ سردی اور بھوک سے فوج تباہ ہوئی اور لہاسہ سے جنگ میں زور آور خود بھی قتل ہوا۔ اس طرح ڈوگرہ فوج کو عبرتناک شکست ہوئی۔
ڈوگروں کی تباہی سے لداخ' پوریگ اور بلتستان میں خود مختاری کا شوق ابھرا۔
ڈوگروں نے لداخ چھاؤنی پر پانی چڑھا کر لداخ کی بغاوت کو کچل دیا۔

1842ء سکھوں نے گلگت کو مسخر کر لیا۔
کاچو حیدر خان نے سکردو اور شگر میں ڈوگروں کو قتل کر کے اپنی حکومت قائم کی تھی مگر وزیر لکھپت نے کھرپوچو قلعہ مسخر کیا۔
حیدر خان سکردو سے بھاگ کر یارقند کیلئے روانہ ہوا مگر راجہ خپلو دولت علی خان سے اسے قید کروایا۔
وزیر لکھپت نے محمد شاہ کو سکردو اور قلی خان کو شگر کا حاکم مقرر کیا۔
پھر اس نے روندو اور استور کو مسخر کیا۔ پوریگ کی حفاظت کے لئے کرگل' دراس اور سورو میں فوج مقرر کی۔
زانسکار نے بھی ڈوگرہ کی اطاعت قبول کی۔

حبیب اللہ خان پکھلی والے نے گھوڑی کے سکھوں پر حملہ کر کے شکست اٹھائی۔
ڈوگرہ حکومت لداخ نے لہاسہ کے ساتھ صلح کر لی۔
1843-45ء دربار لاہور کی خانہ جنگی کے دوران زبردست خان پھر ہمسایہ قبائل پر حملہ آور ہوا۔
مگر غلام محی الدین نے راجگان علاقہ پہاڑ کو قید کر دیا۔
سلطان زبردست خان کے قید ہونے پر کشمیری قبائل نے پھر متحد ہو کر ڈوگروں پر حملہ کیا۔
سری نگر کی ڈوگرہ حکومت نے کشمیریوں کے خلاف دربار لاہور سے مدد مانگی۔
ڈوگروں نے سلطان زبردست خان کو ضمانت پر رہا کر کے امن قائم کیا۔
غلام محی الدین کی درخواست پر دربار لاہور نے گلاب سنگھ کو کشمیر بھیجا۔ اس دوران اقوام پہاڑ کے لشکر نے سارے کشمیر کو فتح کیا۔
غلام محی الدین قلعہ بند ہوا۔ اور اس کی مسلمان فوج بھی باغی ہو گئی۔
1843-44ء راجہ سلطان خان نے گھوڑی کو فتح کیا اور مظفر آباد پر حملہ کیا۔ غلام محی الدین اور اسکی سکھ فوج کو شکست ہوئی۔ راجہ نے سکھ قیدیوں کو اسلام کی دعوت دی اور انکار کرنے والوں کو قتل کیا۔
متحدہ کشمیری فوج نے بارہ مولا' پرگنہ اور سوپور پر قبضہ کیا۔
شیر احمد خان نے کامراج کو فتح کیا۔
گلاب سنگھ نے پھر کشمیر کو فتح کیا اور زبردست خان کو مظفر آباد میں حاکم مقرر رکھا۔
اردگرد کے راجہ' زبردست خان کے مطیع ہو گئے۔
انگریزوں نے دربار لاہور کو شکست دی۔
گلاب سنگھ کی معذرت پر انگریزوں نے 2,00,00,000 روپیہ اور ملک دوآبہ بطور تاوان جنگ طلب کیا۔
لعل سنگھ نے 1,00,00,000 روپے اور ملک دوآبہ (بیاس' ستلج) کے علاوہ کانگڑہ' کوہستان' کشمیر' ہزارہ' چمبہ وغیرہ بھی انگریز کو دینے کا معاہدہ کر کے جموں پر بھی انکے تصرف کے لئے راہ ہموار کر دی۔
1846ء مہاراجہ گلاب سنگھ نے انگریزوں سے 75,00,000 روپے کے عوض دریائے سندھ' کانگڑہ' کشمیر' ہزارہ اور کوہستان کے علاقے حاصل کر لئے۔ مگر کشمیر پر قبضہ کیلئے اسے انگریزی امداد لینی پڑی۔
گلاب سنگھ نے سکھوں سے معاہدہ کر کے گلگت پر قبضہ کر لیا۔
1847ء معاہدہ امر تسر 1846ء کے تحت گلاب سنگھ نے کشمیر پر تسلط حاصل کر لیا۔
اسی کے ساتھ 27 سال 4 ماہ بعد سکھوں کا دور ختم اور ڈوگروں کا دور شروع ہوا۔

1849ء انگریزوں نے خالصہ سلطنت کا خاتمہ کر کے پنجاب پر قبضہ جمایا۔

1851ء مہاراجہ گلاب سنگھ نے چلاس کو فتح کر لیا۔

1852ء گوہر امان نے ڈوگروں کو قتل کر کے گلگت میں خود مختار ریاست قائم کی۔

1854ء گلاب سنگھ نے پچیس ہزار روپے سالانہ معاوضہ پر سلطان حسین خان سے مظفر آباد حاصل کر لیا۔

1857ء مہاراجہ کشمیر رنبیر سنگھ نے گلگت پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور راجہ گلگت کے تین سالہ بچے علی داد خان کو حاکم مقرر کیا۔
دیوی سنگھ نے یاسین پر قبضہ کیا اور ریاست پونیال بھی قائم کی۔

1860ء ڈوگرہ فوج نے علاقہ یاسین کو فتح کر لیا۔

1866ء ڈوگرہ فوج نے داریل بھی مسخر کر لیا۔

1870ء پہلوان بہادر نے راجہ یاسین میر ولی کو شکست دیکر یاسین کی حکومت سنبھال لی۔

1877ء مہاراجہ کشمیر رنبیر سنگھ نے انتظامی قوانین بنائے، محکمہ ڈاک و تار قائم کیے، رفاہی خدمات انجام دیں۔
انگریزی حکومت نے میجر بڈلف کو برٹش ایجنسی گلگت کا ایجنٹ بنایا۔

1880ء انگریزوں نے پونیال میں ڈوگروں پر حملہ کیا اور شیر قلعہ کا محاصرہ کیا
اس دوران امان الملک حاکم چترال نے یاسین پر قبضہ کر لیا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆

کنجیاں

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ:

1-	جنت کی کنجی	"لا الہ الا اللہ" کی شہادت دینا ہے۔
2-	نماز کی کنجی	"طہارت" ہے۔
3-	نیکی کی کنجی	"سچائی" ہے۔
4-	علم کی کنجی	"حسن سوال" ہے۔
5-	نصرت و کامیابی کی کنجی	"شکر" ہے۔
6-	نصیحت کی کنجی	"اخلاص" ہے۔
7-	ولایت کی کنجی	"اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر" ہے۔
8-	توفیق کی کنجی	"اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا" ہے۔